سوال

(506) بیع بالمضاربت کی تعریف کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع بالمضاربت کی تعریف کیا ہے اوراس کے انعقاد کے مکمل شرائط کیا ہیں ہمارے یہاں غریب طبقہ کے لوگ مہاجن سے اس شرط پر ادھار لاتے ہیں کہ تیار کردہ مال پر فی تھان آنہ یا دو آنہ کمیشن دیں گے پھر اپنا کاروبار کرتے ہیں مال کا مالک اپنی اصلی رقم کے ساتھ باہم معینہ منافع لیتا ہے گھاٹے اور نقصان سے اس کا کوئی مطلب نہیں کیا یہ صورت جائز اور بیع بالمضاربہ سے ہے یا نہیں؟

(حمید اللہ محمدی گوپانج، ضلع اعظم گڑھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیع مضاربت کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی رقم ہو اور دوسرے کی محنت ہو، صورت مرقومہ بیع مضاربت نہیں ہے بلکہ دلالی ہے، (۲۶ مارچ ۴۳ء سہ)

مسئلہ:-

کوئی شخص کسی مفلس شخص سے یہ بات کہے کہ میں تجھ کو سو روپے اپنے پاس سے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تو تجارت کر، اور چار آنے فی روپیہ مجھ کو نفع دینا، کسی سے اسی شرط پر دلوادے تو صورت اولیٰ میں دو حال سے خالی نہیں کہ یا قرض کے طریق سے دیا ہو سو روپیہ پھر اس میں چار آنے یا کم و بیش اپنے واسطے نفع ٹھہرالے تو یہ ربا سود ہے، کل قرض جر نفعا فهو ربوا كذا فی الهداية وغيرها. اور یہ جو

(قوله كل قرض جر نفعا الخ حاصل ما قال الزيلعي انه اخرجه الحارث عن ابى اسامة فی سنده ابوا الجهم فی جزءه المعروف عن على مرفوعا وابن عدي فی الكامل من جابر وسندهما ضعيف ورد‌ء ابن ابى شيبة فی مصنفه حدثنا ابوا خالد الاحمر عن حجاج عن عطاء قال كانوا يكرهون كل قرض جر منفعة انتهى نصب الراية جلد ۶ ص ۱۹۸ وفی التلخص حديث ان النبى صلى الله عليه واله سلم نهى عن قرض جر منفعة وفی رواية كل قرض جر منفعة فهو ربا قال عمر بن بدر فی المغنى لم يصح فيه شئى واما امام الحرمين فقال انه صح و تبعها الغزالى وقد رواه الحارث بن ابى اسامة فی مسنده من حديث على باللفظ الاول وفی اسناده سوار بن مصعب وهو متروك ورواه البيهى فی المرفة عن فضالة نم عبيد موقوفا بلفظ كل قرض جر منفعة فهو وجه من) .

بطور شرکت مضاربت کے سو روپے دیئے ہوں تو اس صورت میں نفع باخود ہا نصفا نصف مقرر کرلے ، یا دو ثلث رب المال اور ایک ثلث مضارب یعنی روپیہ والا ، اور محنت تجارت میں کرنے والا لے لے ، تو اس طرح سے عقد مضاربت صحیح اور درست ہے اور جو صاحب مال اپنے واسطے نفع معین کرلے کہ پانچ روپے یا دس روپے مثلاً میں لے لیا کرونگا باقی نفع تم لے جا ئیو تو یہ صورت مضاربت فاسد کی ہے طع شرکت ہے رواں نہیں چنانچہ تمام کتب فقہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور صورت ثانیہ دلوادینے میں غیر سے اپنی معرفت سے تو اس صورت میں دلوادینے والا محض اجنبی ہے اور جو شخص متوسط کسی طرح سے مستحق نفع کا نہیں ہوسکتا ،

کما لا یستحق الاجنبی نفعا والعقد کذا فی العنایۃ وغیرہا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 453

محدث فتویٰ